وقت حوالہ کریں جب ان میں شعور آجائے۔

---

(۱۱) اسلام نے بیوہ عورتوں کو کیا حقوق دیئے۔

ج **بیوہ کے حقوق :**

اسلام سے قبل پوری دنیا میں ایسی عورتیں جن کے شوہر مر جائیں ان کے ساتھ انتہائی ناروا سلوک کیا جاتا۔ کبھی انہیں وراثت کے طور پر تقسیم کیا جاتا، کبھی انہیں شوہر کی چتا کے ساتھ ہی جل کر مرجانے دیا جاتا یا پھر ساری عمر سوگ میں گزارنے کو کہا جاتا۔ غرض ان کو طرح طرح کی تکلیفیں دے کر انہیں ان کے جائز حقوق سے محروم رکھا جاتا۔

اسلام نے بیوہ عورتوں کو مندرجہ ذیل حقوق عطا کئے ہیں۔

۱۔ بیوہ عورتوں کے لامحدود سوگ کو صرف چند ماہ کے زمانے میں محدود کر دیا یعنی صرف چار مہینے دس دن کی عدت۔

۲۔ اسلام نے شوہر کی جائیداد میں بیوہ کا بھی حصہ رکھا۔

۳۔ بیوہ عورتوں کو دوسری شادی کی آزادی دی۔

۴۔ رسولؐ نے بیوہ اور مسکین کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا اقرار دیا۔

۵۔ وہ بیوہ عورتیں جو اپنے بچوں کو پالنے میں مشقت اٹھاتی ہیں ان کے بارے میں فرمایا کہ میں اور محنت مشقت کے سبب سے کالی پڑجانے والی بیوہ قیامت کے دن مرتبہ میں ان دو انگلیوں کی طرح قریب ہوں گے۔

---

(۱۲) معذور افراد کے سلسلے میں اسلامی تعلیمات کیا ہیں؟

معذور افراد کے حقوق :

اسلام نے صحت مند افراد کو معذور افراد کا مددگار اور سہارا بنایا ہے۔ اور ان کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کی تعلیم دی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں باہمی ہمدردی اور باہمی تعاون کا درس دیا گیا ہے۔ اور یہ بتایا گیا ہے کہ اس حسنِ سلوک کے سب سے زیادہ مستحق معذور افراد ہیں۔

جہاد جیسے عظیم فریضہ کی ادائیگی سے معزور افراد کو مستثنیٰ کر دیا گیا ہے۔ قرآن پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَیْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ۔ سورۃ الفتح: ١٧

ترجمہ: نہ تو اندھے پر گناہ ہے اور نہ لنگڑے پر کوئی گناہ ہے۔ (اگر وہ جہاد میں شریک نہ ہوں)

جہاد کی طرح حج بھی معزور افراد پر فرض نہیں ہے۔ عام اسلامی عبادات میں اللہ تعالیٰ نے معزور افراد یعنی جو کسی شرعی عذر کے باعث نماز ادا نہ کر سکیں یا وضو نہ کر سکیں یا غسل نہ کر سکیں انہیں رخصت دی ہے کہ وہ بیٹھ کر، لیٹ کر یا اشارے سے نماز ادا کر لیں اور وضو کی جگہ تیمم کر لیں۔

معزور افراد سے ہجرت جیسا فرض بھی معاف کر دیا گیا ہے۔ اسلام نے حکم دیا ہے کہ ایسے افراد کی خدمت اس طرح کی جائے کہ انہیں نہ تو کسی برے نام سے پکارا جائے اور نہ ہی انہیں ان القاب سے پکارا جائے جن سے ان کا اعتماد مجروح ہو۔ معزور افراد کی مدد اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک وہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔"

س ١٧: مسافروں کے حقوق پر روشنی ڈالیں۔

ج: **مسافروں کے حقوق:**

مسافروں کے حقوق درج ذیل ہیں۔

١۔ مسافروں کا احترام کیا جائے۔ ان کے ساتھ خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آنا چاہئے۔

٢۔ مسافر کے کھانے پینے اور آرام کا خیال کیا جائے۔

٣۔ اس کے سامان کی حفاظت کی جائے۔

٤۔ مسافر کی معاشی مدد کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے مصارف میں سے ایک مصرف ابن السبیل یعنی مسافر کا بھی قرار دیا ہے۔

۵۔ مسافر کو دُعا کے ساتھ رخصت کرنا چاہئیے۔
۶۔ سفر کے ساتھیوں کے ساتھ خوش دلی کا سلوک کرنا چاہئیے۔
۷۔ سفر کے دوران ہر قسم کی بد اخلاقی اور جھگڑوں سے بچنا چاہئیے۔
۸۔ سفر کے ساتھیوں کے حقوق کا خیال رکھا جائے اور رواداری اور ایثار و قربانی سے کام لیا جائے۔

کاروبار میں دیانت

۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

س (I) نبی اکرمؐ نے ایماندار تاجر کے لیے کیا فرمایا؟

ج نبی اکرمؐ نے ایمان دار تاجر کے بارے میں فرمایا کہ ایمان دار اور سچ بولنے والا تاجر قیامت کے دن صدیقین، شہداء اور انبیاءؑ کے ساتھ ہوگا۔

س (II) کاروبار میں نرم رویہ رکھنے کے بارے میں رسولؐ کا فرمان لکھیں۔

ج رحمۃ اللعالمینؐ نے دنیا کے ہر معاملے کی طرح کاروبار میں بھی نرم رویہ اختیار کرنے کا حکم فرمایا۔ آپؐ کا ارشاد ہے:

"اللہ اس شخص پر رحم کرتا ہے جو خرید و فروخت اور تقاضا کرنے میں نرمی اختیار کرتا ہے۔"

س (III) کس پیغمبر کی قوم کاروبار میں بددیانتی کا ارتکاب کرتی تھی؟

ج سیدنا شعیبؑ کی قوم کاروباری بددیانتی میں مبتلا تھی۔ ان کے بار بار سمجھانے پر بھی انہوں نے اپنے کم ناپنے، تولنے کی عادت کو نہ چھوڑا۔

س (IV) کن دو فرائض میں غفلت کے باعث پچھلی قومیں ہلاک کر دی گئیں؟

ج ناپ تول میں کمی کرنے والوں سے رسولؐ نے فرمایا کہ تمہارے سپرد دو ایسے فرائض ہیں جن میں ناپ تول میں کمی کی غفلت کی وجہ سے پچھلی قومیں ہلاک کر دی گئیں۔

س (V) ذخیرہ اندوزی کی مذمت حدیث کی روشنی میں تحریر کریں۔

ج رسولؐ نے فرمایا کہ

"جو شخص کسی خوراک کو چالیس دن تک ذخیرہ کرتے تو وہ اللہ سے بری اور اللہ اس سے بری ہے۔" (مسند احمد)

س (vi) جھوٹ اور بددیانتی معیشت پر کیا اثر ڈالتی ہے؟

ج جھوٹ اور بددیانتی سے معاشی استحصال کو فروغ ملتا ہے۔

۲۔ درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں۔

س (i) کاروبار میں دیانت کے بارے میں اسلامی تعلیمات لکھیں۔

ج **کاروبار میں دیانت داری کی اسلامی تعلیمات:**

دیانت داری سے کاروبار میں برکت ہوتی ہے رسولؐ کا ارشاد ہے:

"میری امت کا نو حصے رزق تجارت میں ہے"

رزق حلال کی تلاش کو جہاد قرار دیا گیا ہے۔ دیانت داری سے کیے گئے کاروبار کی آمدنی رزقِ حلال ہوتی ہے اور ایسے شخص کی عبادات اور دعائیں بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوتی ہیں۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ جب تولو تو جھکا کر تولو اور جگہ دھوکہ دہی کی مذمت میں فرمایا:

مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا (ترمذی، کتاب البیوع حدیث: ۱۳۱۹)

ترجمہ: جس نے دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں۔

ایک مرتبہ رسولؐ نے بازار میں غلے کا ایک ڈھیر دیکھا۔ آپ نے اس ڈھیر میں اپنا ہاتھ داخل فرمایا تو آپ کو نمی محسوس ہوئی۔ آپ نے تاجر سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! اس پر بارش پڑ گئی تھی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ دھوکے کا سودا کرنے والا ہم میں سے نہیں ہے۔

کاروبار میں دیانت داری یہ ہے کہ تاجر اپنا مال بیچنے کی غرض سے جھوٹ نہ بولیں اگر کوئی ان کے پاس امانت رکھوائے تو خیانت نہ کریں اور اس کے مال کو نہ بدلیں۔ کاروبار میں وعدہ خلافی نہ کریں اور کسی کے حق کو غضب نہ کریں۔ رحمۃ للعالمینؐ نے دنیا کے ہر معاملے کی طرح کاروبار میں بھی نرم رویہ اختیار کرنے کا حکم فرمایا۔ آپ کا ارشاد ہے:

"اللہ اس شخص پر رحم کرتا ہے جو خرید و فروخت اور تقاضا

کرنے میں نرمی اختیار کرتا ہے۔"

س۲ کاروبار میں بددیانتی سے کیا مراد ہے؟

ج **کاروبار میں بددیانتی:**

اللہ تعالیٰ نے ہمیں کاروباری دیانت کا حکم دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝ (سورۃ الرحمٰن: ۹)

ترجمہ:

اور وزن کو ٹھیک رکھو انصاف کے ساتھ اور تول کو کم نہ کرو۔

ناپ تول میں کمی کرنے والوں سے رسول ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے سپرد دو ایسے فرائض ہیں جن میں غفلت کی وجہ سے پچھلی قومیں ہلاک کر دی گئیں۔ وہ دو فرائض، صحیح ناپ تول کر دینا اور لینا ہیں۔ جو شخص بھی اپنی کمائی بڑھانے کے لیے جھوٹی قسمیں کھاتا ہے۔ رسول ﷺ کے ارشاد کے مطابق ممکن ہے کہ جھوٹی قسم سے اسے عارضی فائدہ ہو لیکن حقیقت میں اس کی مستقل آمدنی یقیناً گھٹ جاتی ہے۔ ذخیرہ اندوزی بھی کاروباری بددیانتی کی ایک بڑی مثال ہے۔ ذخیرہ اندوزی کرنے والے کو گناہ گار قرار دیا ہے۔ رسول ﷺ نے فرمایا کہ:

"جو شخص کسی خوراک کو چالیس دن تک ذخیرہ کرتے تو وہ اللہ سے بری اور اللہ اس سے بری ہے۔"

س۳ کاروبار میں امانت داری کے فوائد لکھیں۔

ج **کاروبار میں امانت داری کے فوائد:**

سچائی اور امانت داری پر کی گئی تجارت سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں:

۱۔ امانت داری سے کی گئی تجارت سے حلال روزی کمانے کے ذرائع میں اضافہ ہوتا ہے۔

۲۔ جھوٹ اور بددیانتی سے معاشی استحصال کو فروغ ملتا ہے۔ جبکہ امانتداری سے کی گئی تجارت اور کاروبار سے معاشرے کی معاشی ترقی ممکن ہوتی ہے۔ افراد امانت اور سچائی کے اصولوں کو اختیار کرتے ہیں اور دھوکے اور بددیانتی

سے اجتناب کرتے ہیں۔

۳۔ معاشرتی بدامنی کے خاتمے میں مدد ملتی ہے کیونکہ ہر شخص حلال ذرائع سے روزی کمانے میں مصروفِ عمل ہوتا ہے اور دوسروں کے اموال ناجائز اور حرام طریقے سے نہیں کھاتا۔

نظم وضبط اور قانون کا احترام

س I درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

س(I) قانون کسے کہتے ہیں؟

ج قواعد وضوابط کو قانون کہتے ہیں۔ معاشرے کے تمام افراد پر ان کی پابندی لازمی ہے۔

س(II) قانون کے احترام سے کیا مراد ہے؟

ج قواعد وضوابط کی پابندی کرنا اور ان پر عمل کرنا قانون کا احترام کہلاتا ہے۔

س(III) زمین میں فساد سے کیا مراد ہے؟

ج زمین میں فساد سے مراد دراصل قوانین کی پابندی اور احترام نہ کرنا ہے۔

س(IV) پچھلی امتیں کس گناہ کی پاداش میں ہلاک کی گئیں؟

ج پچھلی امتیں اس گناہ کی پاداش میں ہلاک کی گئیں کہ وہ قانون وضوابط کا احترام نہ کرتیں اور باعزت مجرم کو سزا نہ دیتیں اور کمزور مجرم کو سزا دیتیں۔

س(V) صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ نے قانون کا احترام کس طرح کرنا سکھایا؟

ج صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ نے سیدنا ابوجندل کو کفار کو واپس کیا کیونکہ ابوجندل کفار سے بھاگ کر آپ کی خدمت میں آگئے تھے۔ اگرچہ آپ نے ان سے صرف زبانی معاہدہ کیا تھا لیکن پھر بھی قانون کے احترام کا درس دیا۔

س درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں۔

س(I) نظم وضبط سے کیا مراد ہے؟ قرآن مجید سے نظم وضبط کی مثالیں دیں۔

ج نظم وضبط سے مراد کچھ قاعدوں کے مطابق چلنا اور کام کرنا ہے۔ کائنات کے نظام پر غور کریں تو پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام سیاروں، ستاروں کو ایک

خاص ترتیب اور نظم و ضبط کا پابند بنایا ہے۔ سورج اپنے مقررہ وقت پر طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ چاند اپنے وقت پر اور تارے اپنے وقت پر نکلتے اور چمکتے ہیں۔ سورج اور چاند کے حساب سے دن اور رات بنتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ٥

ترجمہ: "سورج اور چاند ایک حساب مقررہ سے چل رہے ہیں۔"

یعنی سورج اور چاند کے آنے جانے کے مقررہ اوقات ہیں۔ ان کے آنے جانے کے راستے مقرر ہیں اور یہی کائنات کا نظم و ضبط ہے۔ اسی نظم و ضبط اور قاعدے قانون کی پاسداری میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کیا کہ ترازو (سے تولنے میں) حد سے تجاوز نہ کرو۔"

انسان اگر قرآن و حدیث کی تعلیمات کو سمجھ کر قواعد و قوانین کی پابندی کرے اور اپنی زندگی نظم و ضبط سے گزارے تو وہ اللہ کا پسندیدہ بن سکتا ہے۔

س ۱۱: اسلامی عبادات کس طرح ہمیں نظم و ضبط اور قانون کا احترام سکھاتی ہیں۔ وضاحت کریں۔

ج: اسلامی عبادات کو اللہ تعالیٰ نے نظم و ضبط کے ساتھ مقرر فرمایا ہے اور انسان کو یہ سکھایا کہ کسی بھی کام کو کرنے کے لیے وقت اور قواعد و قوانین سے بے نیازی ممکن نہیں۔ مثلاً نماز کے اوقات اور اس کی رکعات اور شرائط مقرر کردہ ہیں۔ ہر منظم، باقاعدہ اور دائمی عمل کے لئے اوقات کا مقرر ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح روزہ جیسی عظیم عبادت مخصوص ماہ اور مخصوص اوقات میں چند قوانین کی پاسداری کرتے ہوئے ادا کیا جاتا ہے زکوٰۃ بھی خاص مقدار سے زیادہ مال ہونے کے بعد پورا سال گزرنے پر فرض ہوتی ہے۔ حج جیسی عظیم عبادت زندگی میں ایک بار مخصوص ایام میں سال بھر میں ہی فرض ہے۔ نماز، روزہ، زکوۃ اور حج کو شریعت کے مقرر کردہ اصولوں کے مطابق ادا کر کے ہر مسلمان نظم و ضبط کا خیال رکھتا ہے۔

س ۱۲: طلبہ کی زندگی میں نظم و ضبط اور قانون کی احترام کی کیا اہمیت ہے؟

ج: ایک طالب علم کی زندگی میں نظم و ضبط اور قانون کی احترام کی اہمیت بہت زیادہ ہے

اس کے لیے ضروری ہے کہ طالب علم اپنے تمام کاموں کے اوقات مقرر کرے۔ وقت پر سوئے اور وقت پر جاگے، وقت پر سکول جائے، اپنے یونیفارم، بالوں اور جوتوں کا خیال رکھے۔ اسی طرح سکول کے اندر کے قواعد و قوانین کا احترام کرنا، توجہ سے تعلیم حاصل کرنا، اپنے اساتذہ کا کہا ماننا، سکول کے قوانین کی پابندی کرنا، کمرہ جماعت میں حاضر رہنا وغیرہ یہ سب نظم و ضبط اور قانون کے احترام ہی سے ممکن ہے۔ اس کے علاوہ قانون و احترام اور نظم و ضبط سے زندگی گزارنا فلاح و ترقی کا راز ہے۔

اتحادِ ملی

۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

س(i) اتحاد کس زبان کا لفظ ہے؟ اس کے معنی بتائیں۔

ج اتحاد عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا مطلب ہے "ایک ہونا"۔

س(ii) اخوت سے کیا مراد ہے؟

ج اخوت سے مراد ہے "بھائی چارہ"

س(iii) امت مسلمہ کے تصور کو واضح کرنے کے لیے ایک حدیث لکھیں۔

ج "باہمی شفقت و مہربانی میں تم اُمت مسلمہ کو ایک جسم کی مانند دیکھو گے اگر اس کے جسم کا ایک عضو دکھ میں مبتلا ہو تو سارا جسم بے خوابی اور بخار میں اسکا ساتھ دیتا ہے"

س(iv) اگر مسلمانوں کے درمیان تنازع ہو جائے تو کیا کرنا چاہیئے؟

ج اگر مسلمانوں کے درمیان تنازع ہو جائے تو ان میں صلح کروانا چاہیئے۔

س(v) امت مسلمہ کا اتحاد کیوں ضروری ہے؟

ج امت مسلمہ کا اتحاد اس لیۓ ضروری ہے تاکہ مسلمان اغیار کے ہتھکنڈوں سے بچ سکیں اور آپس میں متفق اور متحد ہوں۔

س درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں۔

س(i) اتحاد کیوں ضروری ہے؟ دلائل دیں۔

ج اتحاد ملی اس لیے ضروری ہے کہ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور سب مل کر ایک قوم تشکیل دیتے ہیں۔ باہمی اتحاد اور وحدت و یگانگت بھی اخوت کے

تقاضوں میں سے ہے اور باہمی اتحاد چھوڑ کر مسلمان کمزور پڑجائینگے۔ اس لئے اسلامی اصولوں پر عمل پیرا ہو کر اتحاد و اخوت کی فضا قائم کر کے بھائیوں کی طرح رہ کر تمام مشکلات پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

مومنوں کی ایک مثال ایک عمارت جیسی ہے جس کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط کرتی ہے، باوجود یہ کہ سب اپنی اپنی زبانیں اور ملک میں ہیں لیکن پھر بھی سب ایک ہی ملت ہیں۔

س۵: تمام عبادات اتحاد کا سبق کس طرح؟ وضاحت کریں۔

ج: تمام اسلامی عبادات مسلمانوں کے اندر اتحاد و اتفاق بڑھانے کی ترغیب دیتی ہے۔ مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج۔ سب کی ادائیگی اتحاد اتفاق اور یگانگت کی ترویج کا باعث بنتی ہے۔ ہر عبادت میں اتحاد کی عکاسی نمایاں ہے۔ نماز کو ایک ہی وقت میں ایک ہی امام کے پیچھے ادا کیا جاتا ہے۔ حج کو تمام مسلمان ایک ہی مہینے کے مخصوص ایام میں بیت اللہ شریف میں اکٹھے ہو کر ایک ہی طرح ادا کرتے ہیں۔ اس طرح رمضان کے مبارک مہینے میں سب مسلمان ایک ہی قسم عبادت میں مصروف و مشغول رہ کر اخوت و اتحاد کی مثال قائم کرتے ہیں۔ زکوٰۃ کی مثال بھی اسی طرح ہے۔

س۶: قرآنی آیات کی روشنی میں اخوت اور اتحاد ملی پر مضمون لکھیں۔

ج: قرآن مجید میں تمام مسلمانوں کو بھائی بھائی کہا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ

ترجمہ:- "بے شک سب مسلمان بھائی بھائی ہیں۔"

اسی اخوت اور بھائی چارے کو اللہ تعالیٰ نے نعمت قرار دیا ہے۔ اور یہی اتحاد اور اتفاق امت مسلمہ کی روح ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

ترجمہ:- "اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔"

اتحاد کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے بتایا گیا کہ اگر مسلمان اتحاد چھوڑ دیں گے تو وہ کمزور پڑ جائیں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور آپس میں تنازع نہ کرو پس تمہارے اندر کمزوری واقع ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔"

جہاد

س (i) جہاد فی سبیل اللہ کا مفہوم بیان کریں۔

ج جہاد فی سبیل اللہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین پر پوری طرح عمل کرنے اور اسے دوسرے بندوں تک پہنچانے کے لیے وہ سب کچھ کر ڈالا جائے جو انسان کے بس میں ہے اور اپنی پوری قوتیں اس مقصد کے حصول میں لگا دی جائیں۔ جو شخص جہاد میں حصہ لیتے ہیں اُسے مجاہد کہتے ہیں۔

س (ii) جہاد کے مقاصد بیان کریں۔

ج **جہاد کے مقاصد:**

۱۔ پوری دنیا میں دین اسلام کے عادلانہ نظام کو نافذ اور غالب کرنے کے لیے دعوت اسلام کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے طاقت استعمال کی جائے گی۔ اس کو اقدامی جہاد کہتے ہیں اور یہ فرض کفایہ ہے۔

۲۔ **اپنے دفاع اور حفاظت کے لیے:**

یعنی جب کوئی دوسرا آپ پر حملہ کرے تو اپنے دین اور اسلامی ریاست کی حفاظت کے لیے ہتھیار اٹھائیں جائیں۔ اس کو دفاعی جہاد کہتے ہیں اور یہ فرض عین ہے۔

۳۔ **فتنہ دفع کرنا:**

یعنی جب انسان پر ظلم کیا جائے، اللہ کے بندوں کو اپنے بنائے ہوئے قوانین کی غلامی پر مجبور کیا جائے، بندوں تک ان کے مالک حقیقی کا دین نہ پہنچنے دیا جائے اور دعوت دین کے قانونی راستے بند کر دیئے جائیں تو برائی، زیادتی اور "فتنہ" کو ختم کرنے کے لیے طاقت استعمال کی جائے۔

۴۔ **مظلوموں کی مدد کے لیے:**

اسی طرح اگر کہیں مسلمانوں پر ظلم کیا جا رہا ہو تو انہیں ظالموں کے پنجے سے نجات دلانے کے لیے بھی جہاد ضروری ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

"اے مسلمانو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ان بے کس مردوں، عورتوں اور بچوں کی حمایت میں نہیں لڑتے جو کمزور پا کر دبا لیے گئے ہیں اور اپنے اللہ سے دعا کر رہے ہیں کہ ہمیں ظالموں کی اس بستی سے نکال اور ہمارے لئے اپنے پاس سے کوحامی اور مددگار بھیج"

۵۔ **عہد شکنی:**

اگر دشمن میں عہد شکنی کرے تو سورۃ توبہ آیت نمبر ۱۲ میں ان سے جنگ کا حکم ہے۔

س۳ III طلباء جہاد میں کس طرح حصہ لے سکتے ہیں؟

ج **طلباء کے فرائض:**

بطور ایک طالب علم ہم اگر اس جہاد میں عملاً شامل نہیں ہو سکتے لیکن جہاد کی تیاری کے سلسلے میں مالی امداد تو مہیا کر سکتے ہیں۔ مجاہدین و شہدا کے گھر والوں کی خدمت اور دیکھ بھال میں حصہ لے سکتے ہیں۔ ہم اپنے ملک کی ترقی اور اسلام کی اشاعت کے لئے زیادہ سے زیادہ اور بہتر سے بہتر علم حاصل کریں تاکہ اسلام کی سربلندی اور اشاعت میں عملی طور پر حصہ دار بن سکیں۔ رسولؐ نے فرمایا کہ طاقتور مومن کمزور مومن سے بہتر ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم قرآن، سنت اور سیرت رسولؐ کا گہرا مطالعہ کریں اور ملک و ملت کی عزت و ترقی کے لئے سائنسی علوم کا زیادہ سے زیادہ مطالعہ کریں اس طرح اپنی علمی استعداد اور وسائل حیات میں اضافہ کریں۔ نیز جسمانی طور پر بھی اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ تندرست و توانا بنائیں۔ لیکن بنیادی مقصد محض اپنی ذات کو فائدہ پہنچانے کے بجائے اسلام اور ملک و ملت کی خدمت ہونا چاہئے۔

س۴ فتنہ کا مفہوم اور اس کی حقیقت بیان کریں۔

ج فتنہ کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کے راستے میں روڑے اٹکائے جائیں، لوگوں کو اسلام کی پیروی کا حق نہ دیا جائے اور انہیں اپنے حقیقی مالک کی بندگی سے روکا جائے۔ یہ ایسا ظلم ہے جس سے بڑا کوئی ظلم نہیں ہو سکتا۔ یہ